

تمغظ کا مطالبہ کرنے والے ہزاروں مسلمانوں کو جیل اور سجنکٹوں کو قلعہ کے حقوق خانوں کا شمار بنایا۔ جنرل اعظم خان کے ذریعے ہزاروں مسلمانوں کے خون ناحق سے ہاتھ رنگ کر ظلم و بربریت کا ایسا کھیل کھیلا کہ ہلاکو اور چنگیز کی یاد تازہ ہو گئی۔ انجام کار یہ حکمران ٹولہ بھی عبرت کا نشان بن گیا۔ ہدرت نے ان سے زام اقتدار کار چھین لی۔

بقول مولانا ظفر علی خاں

زوال اس سلطنت کا ٹل نہیں سکتا ٹالے سے

کہ لہنی ہی رہا سے پڑا ہو جگو گھمانا

تحریک تمغظ ختم نبوت ۱۵۵۳ء میں لائل پور (فیصل آباد) کی مجلس احرار اسلام نے مرکزی مجلس عمل کے زیر کمان جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ان میں سے چیدہ چیدہ واقعات کا تذکرہ پیش خدمت ہے جو فیصل آباد اور کراچی میں دورانِ تحریک پیش آئے!

لائل پور میں مرزائی وزیر خارجہ کے خلاف

پہلا بھر پور اور کامیاب مظاہرہ:

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ۲۳-۲۴ مارچ ۱۹۵۲ء کو بذریعہ چناب ایکسپریس سرگودھا خطاب کرنے جا رہے تھے۔ مولانا عبید اللہ احرار جنرل سیکرٹری مجلس احرار اسلام لائل پور نے ریلوے اسٹیشن پر ان سے ملاقات کی۔ حضرت امیر شریعت نے فرمایا کہ میری سرگودھا سے واپسی تک لائل پور میں سر ظفر اللہ خاں کے خلاف اس کی برطرفی کے لئے احتجاجی مظاہرہ ہو جانا چاہیئے۔ میرا وجدان کہتا ہے کہ معیشت ایزدی یہی چاہتی ہے۔ انہی دنوں اشرف المدارس گورونانک پورہ کا سالانہ جلسہ اقبال پارک میں ہو رہا تھا۔ مولانا عبید اللہ احرار نے اس میدان کے مقابل ایک جگہ خواجہ جمال الدین بٹ امرتسری صدر مجلس احرار اسلام لائل پور۔ جانباز مرزا، میاں محمد عالم بٹالوی، خواجہ غلام حسین، سالار امان اللہ، شیخ خیر محمد، راقم شیخ عبدالحمید، محمد عالم منہاس کو متحدہ لے جا کر میٹنگ کی اور حضرت امیر شریعت کا لائل پور میں سر ظفر اللہ وزیر خارجہ کے خلاف مظاہرہ کرنے کی خواہش کا اظہار کر کے کہا کہ ہمیں اسی وقت فیصلہ کر کے اس جلسہ کو ہی جلوس کی شکل دیکر مظاہرہ کرنا چاہیئے۔ چونکہ جمعہ کا دن تھا اور جلسہ دن کے وقت ہو رہا تھا جمعہ کی نماز بھی اسی پنڈٹال میں پڑھائی جانی تھی!

اس میٹنگ میں مولانا تاج محمود شریک نہ ہوئے تھے جبکہ دو مرتبہ میاں عالم بٹالوی کو مولانا تاج محمود کے ہاں پورا پروگرام دیکر بلانے کے لئے جامع مسجد ریلوے اسٹیشن بھیجا گیا لیکن وہ خطبہ جمعہ کے حذر پر شریک مشاورت نہ ہوئے یہ مظاہرہ چونکہ حکومت کے خلاف پہلا مظاہرہ تھا چنانچہ بعض موہومہ خطرات کے

ترتیب: شیخ عبدالجید احرار امر تسری

قسط نمبر ۱۵

احرار اور تحریک تحفظ ختم نبوت

ماضی کے جھروکے سے

تحریر: محمد یعقوب اختر

انگریزوں نے دھوکہ فریب کاری اور عیاری سے سات سو سالہ مسلمان حکومت کو اپنوں کی خداری اور ہم وطن ہندوؤں کی سازش سے اگرچہ ختم کر کے ہندوستان پر تسلط تو قائم کر لیا لیکن مسلمان قوم سے ہمیشہ خائف رہتے ہوئے درپے آزار ہی رہا۔ سرگلاسٹم کے میدان میں سلطان ٹیپو شہید کی لکار، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں علماء حق کی طرف سے ہندوستان کو دار الحرب قرار دینا۔ شاہلی کے محاذ پر انگریزی فوج کے خلاف علماء اسلام کا علم جہاد بلند کرنا اور سینہ سپر ہو کر جام شہادت نوش کرنا، شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا حسین احمد مدنی کی زیر قیادت ریشی روال احرار اسلام کی فوجی بھرتی بائیکاٹ کی تحریک (۱۹۳۹ء) کے علاوہ ایک درجن ملی و قومی تحریکیں دراصل اسلامی اقدار کے احیاء اور وطن کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کا ہی تسلسل تھا جس کی وجہ سے فرنگی حکمران کبھی بھی امن و چین سے نہ رہ سکے۔ اور انہیں معلوم ہو گیا کہ ہندوستان کو آزاد کئے بغیر چارہ نہیں بالقصود مسلمان غلامی پر قایل نہیں رہ سکتے۔

اگست ۱۹۴۷ء کو جب انگریز با امر جمہوری ہندوستان کو تقسیم کر کے جانے لگا تو اس نے پاکستان کی حکومت اس گروہ کے سپرد کرنے کا انتظام کر دیا جس میں اکثریت لنگے پشتینی وفاداروں، کاسر تیسوں اور قوم کے خداروں پر مشتمل تھی۔ جبکی سرشت میں خود غرضی، نفس پرستی، اور عوام الناس سے بیگانگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ جو ایثار و قربانی اور ملک کی خدمت کے نام ہی سے نا آشنا تھے۔ یہ فرنگی حکومت کا مراعات یافتہ طبقہ جاگیرداروں، وڈیروں، سرمایہ داروں اور خطاب یافتگان پر مشتمل تھا جو گورے کالے افسروں کے آگے کورنش بجالانے اور مجاہدین آزادی کی بھری کوہی سیاست کی معراج سمجھا۔ غیروں کے آگے جھکنا اور عوام کو کھی سمجھ کر انہی مدلیل کرنا ان لوگوں کی فطرت ثانیہ تھی۔ خدمت خلق کو عار اور باعث ندامت خیال کرتے تھے۔ آزادی کے تقاضوں اور ضرورتوں کا ادراک لنگے بس کا روگ ہی نہ تھا۔ یہ تن آسان اور تساہل پسند لوگ مذہب کو بھی ذاتی مقاصد کے لئے رسم و رواج پر قربان کر دینے میں کوئی عیب نہ سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ یہ لوگ قوت فیصلہ سے عاری اور اپنی ناک سے آگے سوچنے کی صلاحیت سے ہی محروم تھے۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک تحفظ ختم نبوت کے اسباب بھی یہی تھے کہ انگریز کے خود کاشتہ پودا مرزائیت کی کھلی خداریوں، پاکستان اور اسلام دشمن باغیانہ سرگرمیوں کے پایہ ثبوت تک پہنچ جانے کے باوجود حکمران کسی قسم کی کارروائی کرنے سے گریزاں تھے بلکہ ان کا اس باغی اور خدار غیر مسلم اقلیت کے تحفظ کے لئے پوری قوم سے لڑنے کے لئے اسلحہ سے لیس ہو کر میدان میں ٹھل آئے۔ صد حیف کہ اس وقت کے حکمرانوں نے مسئلہ ختم نبوت کے

بیش نظر شہر کائے جلوس کسی متفقہ فیصلہ پر نہ پہنچ رہے تھے تو مولانا عبید اللہ احرار نے کہا کہ چاہے آپ شریک ہوں یا نہ ہوں میں اپنی ذمہ داری پر مظاہرہ کرنے کا اعلان کرتا ہوں اور شیخ عبدالعزیز، خواجہ غلام حسین اور سالار امان اللہ کو ٹانگہ پر لادو سپیکر فٹ کر کے لائے کا حکم دیا کہ جلسہ کے اختتام پر لادو سپیکر لیکر سرک پر تیار رہیں اور مجھے سٹیج پر مولانا غلام غوث ہزاروی کے پاس جو مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب صدر تھے اور تقریر فرما رہے تھے مظاہرہ کا اعلان کرنے کا پیغام دیکر بھیجا۔ میں نے مولانا عبید اللہ کی طرف سے لکھکر دیدیا کہ آپکی تقریر کے اختتام کے ساتھ ہی حضرت امیر شریعت کے حکم کے مطابق مجلس احرار اسلام لائل پور مرزائی وزیر خارجہ کے خلاف مظاہرہ کر رہی ہے!

مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کا رخ مظاہرہ کی طرف موڑ دیا اور مسند ختم نبوت، مرزائیوں کی اسلام دشمنی اور پاکستان کے خلاف سازشوں اور مرزائی وزیر خارجہ سر فخر اللہ کی ملت اسلامیہ کو نقصان پہنچانے والی حرکات سے آگاہ کرتے ہوئے مظاہرہ کی اہمیت اور اس میں شرکت کی اہیل بھی کر دی جس کا خاطر خواہ اثر ہوا۔ مولانا عبید اللہ احرار کا یہ مجاہدانہ فیصلہ جہاں جماعتی حکم سے وفاداری کا آئینہ دار تھا وہاں ان حالات میں بڑی ہی جرات بہادری اور حوصلہ کا ایک تاریخی اقدام تھا۔ کیونکہ مسلم لیگی حکومت کی انتظامیہ پہلے ہی احرار رہنماؤں اور کارکنوں کی نگرانی کر رہی تھی اور بعض کارکنوں کو ہراساں بھی کیا گیا تھا۔ ایسی اطلاعات بھی تھیں کہ کارکنوں پر جھوٹے مقدمات بنا کر جیل بھیج دیا جائے گا۔ نیز مظاہرہ میں پولیس اور مرزائیوں سے تصادم کا خطرہ بھی موجود تھا۔ لیکن احرار کی تو تاریخ ہی خطرات اور طوفانوں سے نگرانا ہے۔ احرار کی روایات میں ہے کہ جب ناموس رسالت ماب ﷺ کے تحفظ کا مسد ہو، صحابہ کرام کی حرمت کا سوال ہو، یا ملک کے دفاع کا معاملہ ہو ہر قسم کے خوف و خطر کو پس پشت ڈال کر ہرچہ بادا نکھتے ہوئے بڑی سے بڑی غلطی طاق سے بھی نکرا جانا احرار کی فطرت ہے۔ اقبال نے انہی جانناز و جانثار عاشقان رسول ﷺ کے ایثار و قربانی سے متاثر ہو کر کہا تھا۔

بے خطر کوو پڑا آتشِ نمرود میں عشق

عقل ہے مو تماشا ئے لب بامِ ابھی

جلسہ کے اختتام پر مولانا عبید اللہ احرار سپیکر والے ٹانگہ کی اگلی قسط پر مظاہرہ کی قیادت کے لئے بیٹھ گئے۔ راقم الحروف (یعقوب اختر) خواجہ غلام حسین، محمد عالم منہاس اور شیخ عبدالعزیز، پھلی قسط پر بیٹھ کر سپیکر کے ذریعے مظاہرین کو کنٹرول کرنے لگے اور بھوانہ بازار کی طرف سے گھنٹہ گھر کا رخ کیا جو لائل پور شہر کا مرکزی مقام ہے۔ ہزاروں مسلمانوں کا یہ ولولہ انگیز جلوس بڑے ہی جوش و خروش سے مرزائیت مردہ باد۔ سر فخر اللہ وزیر خارجہ کو برطرف کرو۔ مرزائی نواز حکومت مردہ باد۔ مرزائی وزیر خارجہ مردہ باد، مرزائیوں کو اقلیت قرار دو۔ کے فلک شکاف نعروں کی گونج میں شہر کے آٹھوں بازاروں کا چکر لگا کر سرخرو اور کامیاب ہوا۔ اور جلوس پھر دھوبی گاٹ کی جلسہ گاہ میں پہنچ گیا۔ جہاں میں نے اور مولانا عبید اللہ احرار نے خطاب کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائی وزیر خارجہ کو فی الفور اپنے ملک سے علیحدہ کر دے۔ لائل پور کی صلیبی انتظامیہ اور